بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۴

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ ۔ ۴ تبلیغ ۱۳۴۹ھش ۔ ۴ فروری ۱۹۷۰ء | نمبر ۳۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کے وجود کا پتہ دینے والے اور اُسکی توحید کا علم سکھلانے والے صرف انبیاء علیہم السلام ہیں

اگر یہ مقدس لوگ دُنیا میں نہ آتے تو صراطِ مستقیم کا یقینی طور پر پانا ایک ممتنع اور محال امر تھا

"یاد رہے کہ خدا کے وجود کا پتہ دینے والے اور اس کے واحد لاشریک ہونے کا علم لوگوں کو سکھلانے والے صرف انبیاء علیہم السلام ہیں۔ اور اگر یہ مقدس لوگ دُنیا میں نہ آتے تو صراطِ مستقیم کا یقینی طور پر پانا ایک ممتنع اور محال امر تھا۔ اگرچہ زمین و آسمان پر غور کر کے اور اُن کی ترتیب ابلغ اور محکم پر نظر ڈال کر ایک صحیح الفطرت اور سلیم العقل انسان دریافت کر سکتا ہے کہ اس کارخانہ پُرحکمت کا بنانے والا کوئی ضرور ہونا چاہیئے۔ لیکن اس فقرہ میں کہ ضرور ہونا چاہیئے اور اس فقرہ میں کہ واقعی وہ موجود ہے بہت فرق ہے۔ واقعی وجود پر اطلاع دینے والے صرف انبیاء علیہم السلام ہیں جنہوں نے ہزارہا نشانوں اور مُعجزات سے دُنیا پر ثابت کر دکھایا کہ وہ ذات جو مخفی در مخفی اور تمام طاقتوں کی جامع ہے درحقیقت موجود ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اس قدر عقل بھی کہ نظامِ عالم کو دیکھ کر صانعِ حقیقی کی ضرورت محسوس ہو یہ مرتبۂ عقل بھی نبوت کی شعاعوں سے ہی مستفیض ہے۔ اگر انبیاء علیہم السلام کا وجود نہ ہوتا تو اس قدر عقل بھی کسی کو حاصل نہ ہوتی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ اگرچہ زمین کے نیچے پانی بھی ہے مگر اس پانی کا بقا اور وجود آسمانی پانی سے وابستہ ہے۔ جب کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ آسمان سے پانی نہیں برستا تو زمینی پانی بھی خشک ہو جاتے ہیں۔ اور جب آسمان سے پانی برستا ہے تو زمین میں بھی پانی جوش مارتا ہے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام کے آنے سے عقلیں تیز ہو جاتی ہیں۔ اور عقل جو زمینی پانی ہے اپنی حالت میں ترقی کرتی ہے۔ اور پھر جب ایک مدّت دراز اس بات پر گزرتی ہے کہ کوئی نبی مبعوث نہیں ہوتا تو عقلوں کا زمینی پانی گندہ اور کم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور دُنیا میں بُت پرستی اور شرک اور ہر ایک قسم کی بدی پھیل جاتی ہے۔ پس جس طرح آنکھ میں ایک روشنی ہے اور وہ باوجود اس روشنی کے پھر بھی آفتاب کی محتاج ہے اسی طرح دُنیا کی عقلیں جو آنکھ سے مشابہ ہیں ہمیشہ آفتابِ نبوت کی محتاج رہتی ہیں اور جبھی کہ وہ آفتاب پوشیدہ ہو جائے اُن میں فی الفور کدورت اور تاریکی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیا تم صرف آنکھ سے کچھ دیکھ سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح تم بغیر نبوت کی روشنی کے بھی کچھ نہیں دیکھ سکتے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۱، ۱۱۲)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۳ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، تم الحمد للہ۔

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۳ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے طبیعت کبھی کبھی سر درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہو جاتی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

● ربوہ ۳ تبلیغ۔ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب صدر شعبہ طبعیات تعلیم الاسلام کالج ربوہ جو پچھلے دنوں بیمار ہو گئے تھے آجکل ڈاکٹری مشورہ کے مطابق آرام کر رہے ہیں اور آپ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

● کراچی (بذریعہ تار) مکرم مسعود احمد صاحب خورشید مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی بائیں ٹانگ میں تاحال درد کی تکلیف ہے اور بے چینی کی تکلیف بھی چل رہی ہے احبابِ جماعت آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

● اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مرزا محمد لطیف صاحب مربی سلسلہ کو ۶ دسمبر ۱۹۶۹ء کو تین فرزندوں کے بعد پہلی بیٹی عطا فرمائی نومولود حضرت مرزا محمد حسین صاحبؓ آف فتح پور ضلع گجرات کی پوتی اور مکرم میاں عنایت اللہ صاحب آف جہلم کی نواسی ہے۔ جملہ احبابِ کرام سے نومولودہ کے خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا محمد شفیق انور مربی سلسلہ)

مجلس انصار اللہ لائلپور شہر کی سالانہ تقریب

مجلس انصار اللہ لائل پور شہر مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۷۰ء بروز جمعہ بوقت ۳ تا ۵ بجے شام مسجد فضل میں سالانہ تقریب منعقد کر رہی ہے جس میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس و قائدین کرام شرکت فرما رہے ہیں تمام احبابِ جماعت لائل پور شہر تشریف لا کر محترم صدر صاحب کے ارشادات سے مستفید ہوں۔

زعیم اعلیٰ
مجلس انصار اللہ لائلپور شہر

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

سفر اور اس کے آداب

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ائْذَنْ لِیْ فِی السِّیَاحَۃِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اِنَّ سِیَاحَۃَ اُمَّتِیَ الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ"۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی النہی عن السیاحۃ ص۳۳۶)

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سیر و سیاحت کی اجازت دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا میری امت کی سیر و سیاحت بھی اللہ کے راستے میں جہاد ہے۔

(۲)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِیْ، قَالَ: "عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ، وَالتَّکْبِیْرِ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ" فَلَمَّا وَلّٰی الرَّجُلُ قَالَ: "اَللّٰھُمَّ اطْوِ لَہُ الْبُعْدَ، وَھَوِّنْ عَلَیْہِ السَّفَرَ"۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں سفر پر جانا چاہتا ہوں آپؐ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جب بھی بلندی پر چڑھو تکبیر کہو۔ جب وہ آدمی واپس ہوا تو آپؐ نے دعا کی۔ اے اللہ! اس کی دوری کو لپیٹ دے یعنی اس کا سفر جلد طے ہو۔ اس کا سفر آسان کر دے۔

(۳)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اِذَا خَرَجَ ثَلَاثَۃٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْیُؤَمِّرُوْا اَحَدَھُمْ"

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی القوم یسافرون یؤمرون ص۳۵۱)

حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی سفر پر جائیں تو اپنے میں سے کسی ایک کو اپنا امیر مقرر کر لیں۔

(۴)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِیْرِہٖ خَارِجًا اِلٰی سَفَرٍ کَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ، وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی۔ اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ، وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ" وَاِذَا رَجَعَ قَالَھُنَّ وَزَادَ فِیْھِنَّ: "اٰیِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ"۔

(مسلم کتاب الحج باب مایقول اذا رکب الی سفر الحج ص۵۹۶ ج۱-۲)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سفر کے ارادہ سے جب اونٹ پر بیٹھ جاتے تو تین بار تکبیر کہتے اور پھر یہ دعا مانگتے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع فرمان کیا حالانکہ ہم میں اسے قابو میں رکھنے کی طاقت نہیں تھی ہم اپنے رب کی طرف جانیوالے ہیں۔ اے ہمارے خدا ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں بھلائی اور تقویٰ چاہتے ہیں۔ تو ہمیں ایسے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جو تجھے پسند ہیں۔ اے ہمارے خدا تو ہی ہمارا یہ سفر آسان کر دے اور اس کی دوری کو لپیٹ دے یعنی یہ جلدی طے ہو۔ اے ہمارے خدا تو سفر میں ہمارے ساتھ ہو اور پیچھے گھر میں خبر گیر ہو۔ اے ہمارے خدا! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں سے ناپسندیدہ اور بے چین کرنے والے مناظر سے، مال اور اہل و عیال میں بُرے نتیجہ سے اور غیر پسندیدہ تبدیلی سے۔ پھر جب آپؐ سفر سے واپس آتے تو یہی دعا مانگتے اور اس میں یہ زیادتی فرماتے۔ ہم واپس آئے ہیں توبہ کرتے ہوئے عبادت گزار بن کر اپنے رب کی تعریف میں رطب اللسان۔

(۵)

عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَۃَ الْغَامِدِیِّ الصَّحَابِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھَا" وَکَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِیَّۃً اَوْ جَیْشًا بَعَثَھُمْ مِنْ اَوَّلِ النَّھَارِ وَکَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا، وَکَانَ یَبْعَثُ تِجَارَتَہٗ اَوَّلَ النَّھَارِ فَاَثْرٰی وَکَثُرَ مَالُہٗ۔

(ترمذی کتاب البیوع باب التبکیر بالتجارۃ ص۱۴۵)

حضرت صخر بن وداعہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اے میرے خدا میری امت کو صبح جلدی کام شروع کرنے میں برکت دے اور جب کوئی مہم یا لشکر بھجوانا ہوتا تو دن کے پہلے حصہ میں اسے روانہ کرتے (اس حدیث کے راوی صحابی تاجر تھے وہ حضورؐ کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنا تجارتی مال دن کے پہلے حصہ میں روانہ کرتے آپ کو ہمیشہ خوب فائدہ ہوتا۔ اور بہت نفع ملتا)۔

(۶)

عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَکَعَ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ۔

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالکؓ ص۶۳۴ ج۲)

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھتے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ

الفضل

خود خرید کر پڑھے

خطبۂ نکاح

دوست دعا کریں کہ ہمارے بڑوں میں خدمتِ دین کا جو بے لوث جذبہ تھا وہ ان کی نسلوں میں بھی قائم رہے

۹ ماہ صلح بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل چار نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

۱۔ عزیزہ صبیحہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالحمید خان صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کا نکاح مکرم ملک سلطان ہارون صاحب پسر مکرم کرنل سلطان محمد خاں صاحب مرحوم سے (جو حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ کے نواسے اور کوٹ فتح خاں ضلع کیمبل پور کے رہنے والے ہیں) بعوض مبلغ بیس ہزار روپیہ مہر۔

۲۔ عزیزہ خالدہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ فورٹ عباس ضلع بہاول نگر کا نکاح مکرم مظہر احمد صاحب پسر مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب فورٹ عباس ضلع بہاول نگر سے بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ مہر۔

۳۔ عزیزہ امۃ الباسط صاحبہ بنت مکرم شیخ بشیر احمد صاحب سکھری۔ کوئٹہ کا نکاح مکرم رفیق احمد صاحب اختر پسر مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ سے بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپیہ مہر۔

۴۔ عزیزہ محمودہ ایاز صاحبہ بنت مکرم چوہدری مختار احمد صاحب ایاز مرحوم ربوہ کا نکاح مکرم نعیم احمد صاحب طاہر پسر مکرم مولوی ظہور حسین صاحب (سابق مبلغ بخارا) ربوہ سے بعوض مبلغ چھ ہزار روپیہ مہر۔

اس موقع پر حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

(خاکسار سلطان احمد پیر کوٹی)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

اس وقت میں جن نکاحوں کا اعلان کروں گا ان میں سے

دو نکاحوں کا تعلق

ان دوستوں اور بزرگوں سے ہے۔ جو ایک لحاظ سے میرے محسن بھی ہیں۔ جس وقت میں انگلستان سے تعلیم ختم کر کے واپس آیا تو مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے میرے اس احتجاج کے باوجود جو احساسِ کم مائیگی سے نکلا تھا مجھے مجلس خدام الاحمدیہ کا صدر تجویز کر کے میرا نام صدارت کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھجوا دیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ میں جو کام کی توفیق اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی اس کے نتیجہ میں میں احمدی نوجوان سے اس طرح واقف ہوا کہ جو واقفیت کسی اور ذریعہ سے نہیں ہو سکتی تھی۔ اور

جو قدر و قیمت ایک احمدی نوجوان کی میں پہچانتا ہوں

شاید ہی کوئی اور ہو جو اس قدر و قیمت کو پہچانتا ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگرچہ میری طبیعت کا کوئی پہلو بھی اس وقت صدارت کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھا لیکن جو کام میرے سپرد کیا گیا اس کے نتیجہ میں مجھے انتظامی لحاظ سے بھی اور روحانی لحاظ سے بھی بہت فائدہ حاصل ہوا۔ اُس وقت کی مجلسِ عاملہ کے اراکین میں سے ایک رُکن (مکرم مولوی ظہور حسین صاحب) کے بیٹے کے نکاح کا اعلان اِس وقت ہو رہا ہے۔

میرے دوسرے محسن محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ ہیں

جب میں انگلستان سے واپس آیا تو عمر کے لحاظ سے میں چھوٹا تھا اور گو تبلیغ کا جوش تو تھا لیکن تجربہ کوئی نہ تھا۔ محترم چوہدری صاحبؓ نے مجھ سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ مقامی تبلیغ کے دوروں پر جب بھی فرصت ہو جایا کرو۔ چنانچہ میں نے ان کے ساتھ تبلیغی دوروں پر جانا شروع کر دیا۔ اس سے ایک تجربہ تو مجھے یہ حاصل ہوا کہ ایک عام دیہاتی مسلمان چاہے وہ کسی فرقہ سے تعلق کیوں نہ رکھتا ہو طبیعت کا سادہ اور سعادت مندی کی رُوح اپنے اندر رکھتا ہے۔ اگر صحیح طریق پر اس کے لیول (Level) اور اس کے مقام پر آ کر بات کی جائے تو وہ بہت جلد اسے سمجھ لیتا ہے۔

دوسرا بڑا فائدہ ان تبلیغی دوروں سے یہ ہوا کہ میری اپنی طبیعت میں فطرتی طور پر دیہات میں رہنے والوں سے جو لگاؤ تھا اس فطری جذبہ کو تجربہ کے ذریعہ اُبھرنے کی توفیق ملی۔ اور اپنے احمدی بھائیوں کی فراست اور علم نے باوجود ان کے ان پڑھ ہونے کے میری طبیعت پر بڑا گہرا اثر کیا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے

کہ سٹھیالی (نزد قادیان) کے ایک احمدی دوست تھے جو سٹھیالی کے لحاظ سے اچھے زمیندار تھے اور عادتاً سفید پوش تھے اب وہ فوت ہو گئے ہیں وہ احمدیت اور اسلام کا اتنا گہرا علم رکھتے تھے کہ ایک جلسہ کے موقع پر بعض نوجوان طالب علم (یونیورسٹی اور کالجز کے) قادیان آئے ہوئے تھے اور وہ اپنے بعض غیر احمدی دوستوں کو بھی ساتھ لائے تھے۔ طلباء کی آپس میں بحث ہوئی تو ہمارا ایک بی۔ اے کا طالب علم ایک سوالی کا جواب نہ دے سکا اور اس نے کہا میں اپنا کوئی مولوی لاتا ہوں وہ تمہیں اس سوال کا جواب دے گا۔ چنانچہ وہ ساتھ والے کمرہ میں گیا اور اس نے دیکھا کہ ایک سفید پوش آدمی ہیں۔ داڑھی انہوں نے رکھی ہوئی ہے اور شخصیت بڑی بارُعب ہے۔ اس نے سمجھا کہ یہ کوئی عالم ہیں اس لئے اس نے انہیں مخاطب کر کے کہا میں بحث کے دوران لاجواب ہو گیا ہوں میں ایک سوال کا جواب نہیں دے سکا آپ تشریف لائیں اور اس سوال کا جواب دیں۔ چنانچہ وہ دوست اس طالب علم کے ساتھ گئے اور اس غیر احمدی دوست کی اس مسئلہ کے متعلق تسلّی کر دی۔

ہماری پنجابی زبان میں

ایک مثل مشہور ہے

مچلا جٹ۔ یہ مثل دُنیوی طور پر تو درست ہو سکتی ہے لیکن ایک زمیندار (اس سے مراد ہر وہ شخص ہے جو دیہات میں رہتا ہے اور کاشتکاری کرتا ہے۔

چاہے اس کی زمین ہو یا نہ ہو) کو اللہ تعالیٰ نے ایسی فراست دی ہے کہ بعض دفعہ انسان حیران رہ جاتا ہے اور پھر آگے ان میں سے بہت سے فدائی نکلے ہیں بیسیوں دفعہ میں نے باہمی رنجشیں دور کرنے کے سلسلہ میں کھیتوں میں جا کر اور زمین پر بیٹھ کر زمینداروں سے باتیں کی ہیں میں نے دیکھا کہ منٹوں میں جھگڑے ختم ہو جاتے تھے۔ میری ان باتوں کا ان پر خاصہ اثر ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو بڑی غیرت رکھنے والے حساس دل دیئے ہیں اور بڑی پیاری روحیں انہیں ملی ہیں۔

بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ میرے محترم بزرگ چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ کا مجھ پر بہت احسان تھا کہ انہوں نے مجھے میری اس چھوٹی عمر میں اور ناتجربہ کاری کی عمر میں اپنے ساتھ لیجا کر میرے تجربہ میں بڑی وسعت کے مواقع پیدا کئے اور

دیہات میں رہنے والوں کے لئے

میرے دل میں جو لگاؤ پوشیدہ تھا اس لگاؤ کو ظاہر ہونے کا موقع ملا۔ اب بھی میں ایک سادہ دیہاتی سے جب بھی مجھے اس سے ملاقات کا موقع ملتا ہے بے تکلف بات کرنے میں جو خوشی محسوس کرتا ہوں وہ خوشی میں ایک شہری سے ملاقات کے وقت محسوس نہیں کرتا۔ کیونکہ شہریوں کو تکلف کی عادت پڑی ہوئی ہوتی ہے اور ان کی اس عادت کی وجہ سے ان سے ملاقات کے وقت بغیر جانے بوجھے ہم بھی تکلف کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بہرحال آج میرے اس محسن بزرگ کے نواسہ کی شادی ہے اور اس کے نکاح کا اعلان میں اس وقت کروں گا۔

دوست دعا کریں

کہ جس طرح ہمارے بڑوں نے بے لوث اور بے نفس خدمت خدا کے دین کی کی ہے وہی جذبہ خدمت کا اور وہی جذبہ ایثار اور قربانی کا ان کی نسلوں میں بھی قائم رہے اور بڑا نمایاں رہے۔

اس کے بعد حضور نے ایجاب وقبول کرایا اور اس کے بعد حاضرین سمیت ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے لمبی دعا فرمائی ؂

مجلس مشاورت

اس سال مجلس مشاورت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے ۲۷-۲۸-۲۹ امان ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۷-۲۸-۲۹ مارچ ۱۹۷۰ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

احباب حسب قاعدہ بعد مشورہ جماعت تجاویز شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے ۱۹ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش مطابق ۱۹ فروری ۱۹۷۰ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں پہنچا دیں۔ احباب سے پابندی کی درخواست ہے۔ نیز نمائندگان کا انتخاب کر کے بھی جلد از جلد اطلاع بھجوائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

عید فنڈ کی طرف توجہ فرمائیں

احباب کرام سے یہ امر مخفی نہیں کہ عید فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے قائم ہے اور اس فنڈ کی غرض یہ ہے کہ عید کی خوشی کے موقع پر دین اسلام کی ضرورتیں بھی نظر انداز نہ ہونے پائیں۔ پس احمدی احباب جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے کے اخلاص کا تقاضا ہے کہ وہ عید فنڈ میں اپنی استطاعت کے مطابق زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔

عید فنڈ کی شرح پہلے کم از کم ایک روپیہ فی کس تھی لیکن اب آمدنیوں میں خدا کے فضل سے اضافہ ہو چکا ہے اس لئے اس کی شرح حتی الوسع اس سے بڑھ کر ہونی چاہیئے۔ احباب اس نیکی کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ تمام وصول شدہ رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروائی جائیں گی۔ البتہ قربانی کی کھالوں کی آمد مقامی فنڈ میں جمع کی جا سکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد)

وقف جدید میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کی خاص برکات سے حصہ لیتے ہیں

دوستوں کو علم ہے کہ وقف جدید کا مقصد قرآن مجید کی تعلیم کو عام کرنا اور گھر گھر اور قریہ قریہ اس کی اشاعت کرنا ہے۔ پس وہ دوست جو اس نہایت ہی مبارک تحریک میں حصہ لیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

آٹھ آنے ماہوار یا چھ روپے سالانہ ادا کرنا ہم خرما وہم ثواب والی بات ہے۔ آج کے زمانہ میں یہ رقم کچھ بھی نہیں۔ پس آپ اپنی طرف سے اور اپنے بچوں کی طرف سے اس میں بشاشت سے حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بن جائیں۔

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

رباعیات!

(ماخوذ از سرمد علیہ الرحمۃ)

(۱)

اے صید ہوس! بندۂ دنیا باز آ
تو گبر کہ کافر ہے کہ ترسا باز آ
یہ در، درِ رحمت ہے درِ یاس نہیں
سو بار اگر توڑی ہے توبہ باز آ

(۲)

شکوہ نہیں اختیار کرنا ہوگا
ہر رنگ میں اس سے پیار کرنا ہوگا
یا چھوڑ دے اس یار کا دامن اعجاز
یا تن بہ رضائے یار کرنا ہوگا

سعید احمد اعجاز

اسلام کا اقتصادی نظام

اسلام میں ناجائز طور پر روپیہ کے حصول کا سدِّباب

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

(۲)

حد سے زائد روپیہ کے جمع ہونے کے راستہ میں مزید روکیں

مگر چونکہ پھر بھی بعض لوگ ذہانت اور ہوشیاری کی وجہ سے ناجائز حد تک روپیہ کما سکتے تھے۔ اور ہو سکتا تھا کہ ان تمام ہدایات اور قیود اور پابندیوں کے باوجود بعض لوگوں کے پاس حد سے زیادہ روپیہ جمع ہو جائے اور غرباء کو نقصان پہنچ جائے اس لئے اسلام نے اس کا علاج مندرجہ ذیل ذرائع سے کیا ہے۔

زکوٰۃ

اوّل زکوٰۃ کا حکم دیا جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس قدر جائداد کسی انسان کے پاس سونے چاندی کے سکوں یا اموال تجارت وغیرہ کی قسم میں سے ہو۔ اور اس پر ایک سال گزر چکا ہو۔ حکومت اس سے اندازاً اڑھائی فیصد سالانہ ٹیکس لے لیا کرے گی۔ جو ملک کے غرباء اور مساکین کی بہبودی پر خرچ کیا جائے گا۔ اگر کسی شخص کے پاس ۴۰ روپے جمع ہوں اور ان ۴۰ روپوں پر ایک سال گزر جائے تو اس کے بعد لازماً اسے اپنے جمع کردہ مال میں سے ایک روپیہ حکومت کو بطور زکوٰۃ ادا کرنا پڑے گا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ انکم ٹیکس نہیں جو آمد پر ادا کیا جاتا ہو بلکہ زکوٰۃ جمع کئے ہوئے مال پر کیپٹل ٹیکس ہے جو غرباء کی بہبودی کے لئے لیا جاتا ہے۔ اور زکوٰۃ ہر قسم کے مال پر واجب ہوتی ہے۔ خواہ سکے ہوں یا جانور ہوں یا غلہ ہو یا زیور ہو۔ یا کوئی دوسرا تجارتی مال ہو۔ صرف سونا چاندی کے وہ زیور جو عام طور پر عورتوں کے استعمال میں رہتے ہوں اور غرباء کو بھی کبھی عاریۃً دیئے جاتے ہوں ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ زیورات خود تو عام طور پر استعمال کئے جاتے ہوں مگر غرباء کو عاریۃً نہ دیئے جاتے ہوں تو اس صورت میں ان کی زکوٰۃ ادا کرنا بھی فقہائے اسلام زیادہ مناسب قرار دیتے ہیں۔ اور جو زیور عام طور پر استعمال میں نہ آتے ہوں ان پر زکوٰۃ ادا کرنا تو نہایت ضروری ہے۔ اور اسلام میں اس کا سختی سے حکم پایا جاتا ہے۔ یہ زکوٰۃ جب تک کسی کے پاس مال بقدر نصاب باقی ہو ہر سال ادا کرنی ضروری ہوتی ہے۔ اور نہ صرف سرمایہ بلکہ سرمایہ اور نفع دونوں کے مجموعہ پر ادا کرنی ہوتی ہے

پس اگر کوئی شخص اوپر کی بیان کردہ تمام قیود اور پابندیوں کے باوجود کچھ روپیہ پس انداز کرے۔ تو اسلامی حکومت اس ذریعہ سے ہر سال اس سے ٹیکس وصول کرتی چلی جائے گی۔ کیونکہ اسلامی نقطہ نگاہ یہ ہے کہ امراء کی دولت میں غرباء کے حقوق اور ان کی محنت بھی شامل ہے۔ اس لئے ایک ایسا قاعدہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ جس کے مطابق ہر سال زکوٰۃ کے ذریعہ سے غرباء کا حق امراء سے لے لیا جائے گا۔

خمس

دوسری وجہ جس سے بعض لوگوں کے ہاتھ میں حد سے زیادہ مال جمع ہو جاتا ہے کانوں کی دریافت ہے۔ اسلام نے اس نقص کا علاج یہ کیا ہے کہ اس نے کانوں میں حکومت کا خمس حق مقرر کر دیا ہے۔ یہ پانچواں حصہ تو اس مال میں سے ہے جو کان سے نکالا جاتا ہے۔ خواہ اس پر سال چھوڑ ایک ماہ بھی نہ گزرا ہو۔ اس کے علاوہ کانوں کے مالک جو اپنے حصہ کے نفع میں سے پس انداز کریں۔ اور اس پر ایک سال گزر جائے اس پر زکوٰۃ الگ لگے گی۔ اور سال بہ سال لگتی چلی جائے گی۔ گویا اس طرح حکومت کانوں میں بھی حصہ دار ہو جاتی ہے۔ اور کانوں کے مالک جو روپیہ اپنے حصہ میں سے بچاتے ہیں۔ ان سے بھی ہر سال غرباء کی ترقی کے لئے ایک مقررہ ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ جب بھی کسی جمع کردہ مال پر ایک سال گزر جائے گا حکومت کے افراد اس کے پاس جائیں گے اور کہیں گے لاؤ جی غرباء کا حق ہمیں دیدو

طوعی صدقہ

تیسرے اسلام نے طوعی صدقہ رکھا ہے۔ چنانچہ اسلام کا حکم ہے کہ ہر شخص کو صدقہ و خیرات کے طور پر یتیموں غریبوں اور مسکینوں کی خبر گیری اور ان کی پرورش کے لئے کچھ نہ کچھ مال ہمیشہ خرچ کرتے رہنا چاہیئے۔ یہ حکم بھی ایسا ہے کہ اس کی وجہ سے کسی شخص کے پاس حد سے زیادہ دولت جمع نہیں ہو سکتی۔

ورثہ کی تقسیم

اگر ان تمام طریقوں سے کام لینے کے باوجود پھر بھی کسی انسان کے پاس کچھ مال بچ جائے۔ اور وہ اپنی جائداد بنا لے۔ تو اس کے مرنے کے معاً بعد شریعت اس کی تمام جائداد کو اس کے خاندان میں تقسیم کرا دے گی۔ چنانچہ ورثہ کا حکم شریعت میں اسی غرض کے ماتحت رکھا گیا ہے کہ کوئی شخص اپنی جائداد کسی ایک شخص کو نہ دے جائے بلکہ وہ اس کے ورثاء میں تقسیم ہو جائے۔ شریعت نے اس تقسیم میں اولاد کا بھی حق رکھا ہے۔ ماں باپ کا بھی حق رکھا ہے۔ بیوی کا بھی حق رکھا ہے۔ خاوند کا بھی حق رکھا ہے اور بعض حالتوں میں بھائیوں اور بہنوں کا بھی حق رکھا ہے۔ قرآن کریم نے صاف طور پر حکم دیا ہے کہ کسی شخص کو یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ اس تقسیم کو بدل سکے۔ یا کسی ایک رشتہ دار کو اپنی تمام جائداد سپرد کر جائے۔ اس کی جس قدر جائداد ہوگی۔ شریعت جبراً اس کے تمام رشتہ داروں میں تقسیم کرا دے گی اور ہر ایک کو وہ حصہ دے گی جو قرآن کریم میں اس کے لئے مقرر کیا گیا ہے

تعجب ہے کہ جہاں دنیا سود کی تائید میں ہے حالانکہ وہ دنیا کی بے جوڑ مال تقسیم کا بڑا موجب ہے۔ وہاں اکثر لوگ ہر قسم کی ورثہ کے بھی مخالف ہیں اور اس امر کی اجازت دیتے ہیں کہ ایک ہی لڑکے کو مرنے والا اپنا مال دے جائے۔ حالانکہ اس سسٹم سے دولت ایک خاندان میں غیر محدود وقت تک جمع چلی جاتی ہے۔ لیکن اسلامی اصول وراثت کے مطابق جائداد خواہ کتنی بڑی ہو۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اولاد در اولاد میں تقسیم ہو کر مالدار سے مالدار خاندان عام لوگوں کی سطح پر آ جاتا ہے۔ اور اس حکم کے نتیجہ میں کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہو سکتا جس کی بڑی سے بڑی جائداد یا بڑی سے بڑی دولت تین چار نسلوں سے آگے بڑھ سکے۔ وہ بمشکل تین چار نسلوں تک پہنچے گی اور پھر سب کی سب ختم ہو جائے گی۔ اور آئندہ نسل کو اس بات کی ضرورت محسوس ہوگی کہ وہ اپنے لئے اور جائداد پیدا کرے۔ یورپ اور امریکہ میں بڑے بڑے مالدار اور لارڈز اسی لئے ہیں کہ انگلستان میں یہ قانون ہے کہ جائداد کا مالک صرف بڑا بیٹا ہوتا ہے۔ اور امریکہ میں اجازت ہے کہ باپ اپنی جائداد چاہے تو صرف ایک بیٹے کو دے جائے۔ باقی ماں باپ بھائی بہنیں خاوند بیوی سب محروم رہتے ہیں یاد رکھے جا سکتے ہیں۔ پھر بعض دفعہ وہاں بڑے بڑے مالدار یہ وصیت کر جاتے ہیں کہ ہماری دس لاکھ کی جائداد ہے اس میں سے ایک لاکھ تو دوسرے رشتہ داروں کو دے دیا جائے۔ اور ۹ لاکھ بڑے لڑکے کو دے دیا جائے۔ اسلام کہتا ہے کہ یہ بالکل ناجائز ہے۔ تمہارے خاندان کی عظمت سوسائٹی کے فائدہ کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ ہمیں اس بات کی پرواہ نہیں کہ تمہارا خاندان ملک میں چوٹی کا خاندان ہمیشہ سمجھا جاتا ہے یا نہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ مال تقسیم در تقسیم ہوتا چلا جائے تاکہ غرباء کو بڑے بڑے سرمایہ داروں کا مقابلہ نہ کرنا پڑے اور ان کے لئے ترقی کا راستہ دنیا میں کھلا رہے۔

غرض ایک طرف اسلام نے جذبات پر قابو پایا۔ اور ان تمام محرکات کو مسل دیا۔ جن کے نتیجہ میں انسان یہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس زیادہ سے زیادہ دولت جمع ہو۔ دوسری طرف اس نے بے ہودہ اخراجات کو حکماً روک دیا۔ اور کہہ دیا کہ ہم ان اخراجات کی تمہیں اجازت نہیں دے سکتے۔ تیسری طرف روپیہ جمع کرنے کے تمام طریق جن میں یقینی نفع ہوا کرتا ہے اس نے ناجائز قرار دے دیئے۔ چوتھی طرف زکوٰۃ اور طوعی صدقات وغیرہ کے احکام دے دیئے۔ اور اگر ان سب احکام کے باوجود پھر بھی کوئی شخص اپنی ذہانت اور ہوشیاری

کی وجہ سے کچھ زائد روپیہ کما لیتا ہے اور خطرہ ہے کہ اس کا خاندان غرباء کے راستہ میں روک بن کر کھڑا ہو جائے۔ تو شریعت اس کے مرنے کے ساتھ ہی اس کی تمام جائداد اس کے ورثاء میں تقسیم کر دیتی ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس ایک کروڑ روپیہ ہے۔ اور اس کے دس بیٹے ہیں تو اس کے مرنے کے بعد ہر ایک کو دس دس لاکھ روپیہ مل جائے گا۔ اور اگر پھر ان میں سے ہر ایک کے دس دس لڑکے ہوں۔ تو وہ دس لاکھ ایک ایک لاکھ میں تقسیم ہو جائے گا۔ اور تیسری نسل میں وہ دس دس ہزار روپیہ تک آجائے گا۔ گویا زیادہ سے زیادہ تین چار نسلوں میں بڑے سے بڑے تاجر کا بھی تمام روپیہ ختم ہو جائے گا۔ اور ایک بلاک غرباء کے راستہ میں کبھی کھڑا نہیں ہوگا تقسیم ورثہ صرف وقف کی صورت میں روکی جا سکتی ہے۔ مگر جس نے روپیہ کما کر غرباء اور رفاہ عام کیلئے جائداد وقف کر دینی ہو وہ ناجائز طور پر کمائیگا ہی کیوں؟

ان احکام پر اگر عمل کیا جائے۔ تو لازماً جو روپیہ بھی زائد آئے گا۔ یا وہ حکومت کے پاس چلا جائیگا یا لوگوں کے پاس چلا جائیگا اور یا پھر اولاد میں بٹ جائے گا۔ بہر حال کوئی شخص بڑا امیر نہیں رہیگا۔ اگر کوئی خود امیر ہو تو کوئی خاندان ایسا نہیں رہے گا۔ جو مستقل پر اپنی خاندانی وجاہت یا اپنے خاندانی رعب کی وجہ سے ملک کے غرباء کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ سکے۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے ان احکام پر پوری طرح عمل نہیں کیا۔ زکوٰۃ کا حکم موجود ہے۔ مگر وہ زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اسراف کے تمام طریقوں کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ مگر وہ اسراف سے باز نہیں آتے۔ ورثہ کا حکم دیا گیا ہے مگر وہ ورثہ کے احکام پر عمل نہیں کرتے۔ لیکن پھر بھی چونکہ کچھ نہ کچھ عمل ہوتا ہے اس لئے اسلامی ممالک میں امیروں اور غریبوں کا وہ فرق نہیں ہے جو دوسرے ممالک میں پایا جاتا ہے۔ مگر ان تدابیر سے بھی پورا علاج نہیں ہوتا ہوتا تھا کہ جو روپیہ حکومت کے پاس آئے۔ وہ پھر امراء کی طرف منتقل ہو جائے۔ اور وہ دوبارہ اسے اپنی طرف کھینچ لیں۔ قرآن کریم نے اس کا بھی علاج بتایا ہے۔ چنانچہ اس نے اس روپیہ پر جو حکومت کے پاس آئے کئی قسم کی پابندیاں عائد کر دی ہیں۔

حکومت کے روپیہ پر تصرف کر وہ امراء کو طاقت دینے کے لئے خرچ نہ ہو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَيْلَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ وَمَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

(حشر ۸)

فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو اردگرد کی فتوحات کے ذریعہ جو روپیہ دیتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے ہے۔ اور قرابت والوں کے لئے ہے اور یتامیٰ اور مساکین کے لئے ہے۔ اور ان مسافروں کے لئے ہے جو علوم پھیلانے اور اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کے لئے دنیا کے مختلف ممالک میں پھر رہے ہوتے ہیں۔ اور ہم نے یہ احکام تمہیں اس لئے دیئے ہیں تاکہ یہ پھر امیروں کے پاس نہ چلا جائے۔ اور انہی کے حلقہ میں چکر نہ کھانے لگے۔ ان آیات پر غور کرو اور دیکھو کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے غرباء کے حقوق کی حفاظت کی ہے۔ اور اسلامی اقتصاد کی بنیادوں کو انتہائی طور پر مضبوط کر دیا ہے۔ فرماتا ہے ہم نے یہ اسلامی اقتصادی نظام اس لئے قائم کیا ہے تاکہ اقتصادی حالت کو کوئی دھکا نہ لگے۔ اگر ہم آزادی دے دیتے۔ اور اپنی طرف سے حقوق مقرر نہ کرتے۔ تو پھر یہ اموال امراء کی طرف منتقل ہو جاتے۔ اور غرباء ویسے ہی خستہ حال رہتے۔ جیسے پہلے تھے

پس ہم نے یہ قانون بنا دیا ہے کہ وہ روپیہ جو حکومت کے قبضہ میں آئے۔ پھر امیروں کے پاس ہی نہ چلا جائے۔ اس حکم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حکومت کے اموال کو غرباء اور ان لوگوں کے لئے جن کی ترقی کے راستہ میں روکیں حائل تھیں مخصوص کر دیا ہے۔

یہاں اللہ اور رسول کا جو حق مقرر کیا گیا ہے۔ درحقیقت اس سے مراد بھی غرباء ہی ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کا نام صرف اس لئے لیا گیا ہے کہ کبھی حکومت کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ عبادتگاہیں بنائے کبھی حکومت کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ مدارس بنائے کبھی حکومت کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ وہ ہسپتال بنائے۔ اگر خالی غرباء کے حقوق کا ہی ذکر ہوتا تو جب کبھی حکومت اس روپیہ سے اس قسم کے کام کرنے لگتی۔ اس وقت لوگ اس پر اعتراض کرتے کہ تم کو کیا حق ہے۔ کہ اس روپیہ سے عبادتگاہیں بناؤ یا شفاخانے بناؤ یا سڑکیں بناؤ یا سکول بناؤ۔ یہ تو صرف غرباء کے کھانے پینے پہننے پر ہی خرچ ہونا چاہیئے پس اس نقص کے ازالہ کے لئے اللہ اور اس کے رسول کے الفاظ رکھ دیئے گئے ہیں۔ ورنہ یہ تو ظاہر ہے کہ اللہ کا حق بھی غرباء کو جائے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ تو روپیہ لینے کے لئے نہیں آتا۔ اور رسول کا حق بھی غرباء کو جائے گا۔ کیونکہ رسول تو ایک فانی وجود ہوتا ہے۔ اس کے نام سے مراد اس کا قائم کردہ نظام ہی ہو سکتا ہے۔

پھر ذی القربیٰ کا جو حق بیان کیا گیا ہے۔ اس سے مراد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار نہیں ہیں۔ جیسا کہ بعض لوگ غلطی سے سمجھتے ہیں۔ کہ ذی القربیٰ کے الفاظ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ ان کا بھی اس روپیہ میں حق ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو صاف فرما دیا ہے۔ کہ سادات کے لئے صدقہ یا زکوٰۃ کا روپیہ لینا حرام ہے۔ درحقیقت اس سے مراد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جسمانی رشتہ دار نہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے دین کی خدمت میں دن رات مشغول ہوں۔ اور اس طرح خدا اور اس کے رسول کے عیال میں داخل ہو گئے ہوں۔ گویا ذی القربیٰ کہہ کر بتایا کہ وہ لوگ جو دین کی خدمت پر لگے ہوئے ہوں۔ ان کو نکما وجود نہیں سمجھنا چاہیئے۔ وہ خدا تعالیٰ کا قرب چاہنے والے اور دنیا کو خدا تعالیٰ کے قرب میں بڑھانے والے ہیں۔ ان پر بھی یہ روپیہ خرچ کیا جا سکتا ہے۔ پس وہ لوگ جو قرآن پڑھانے والے ہوں یا حدیث پڑھانے والے ہوں۔ دین کی اشاعت کا کام کرنے والے ہوں۔ ان سب کے مطابق اس روپیہ خرچ کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ جب وہ دن رات دینی اور مذہبی کاموں میں مشغول رہیں گے۔ تو یہ لازمی بات ہے کہ وہ اپنے لئے دنیا کما نہیں سکیں گے۔ ایسی صورت میں اگر حکومت کی طرف سے ان پر روپیہ خرچ نہیں کیا جائے گا۔ تو دو صورتوں میں سے ایک صورت ضرور ہوگی۔ یا تو ان کے اخلاق بگڑ جائیں گے۔ اور وہ بھیک مانگنے پر مجبور ہونگے اور یا پھر اس خدمت کو ہی ترک کر دیں گے اور دوسرے لوگوں کی طرح دنیا کمانے میں لگ جائیں گے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کا قرآن کریم میں صاف طور پر حکم موجود ہے۔ کہ ہمیشہ مسلمانوں میں ایک جماعت ایسے لوگوں کی موجود رہنی چاہیئے۔ جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کئے ہوئے ہو۔ اور رات دن دین کی اشاعت کا کام سرانجام دے رہی ہو۔ پس ذی القربیٰ سے مراد خدمت دین کا کام کرنے والے لوگ ہیں۔ اور اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ جہاں اس روپیہ میں غرباء کا حق ہے۔ وہاں ان لوگوں کا بھی حق ہے اور حکومت کا فرض ہے کہ ان پر روپیہ صرف کرے۔ پھر فرمایا کہ ہماری اس نصیحت کو یاد رکھنا کہ یہ مال امراء کی طرف منتقل نہ ہونے پائے۔ آخر میں فرمایا وَمَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ کہہ کر امراء کو سمجھایا۔ کہ دیکھو تم اس روپیہ کو کسی طرح حاصل کرنے کی کوشش نہ کرنا کہ تمہارا فائدہ اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنی زندگی بسر کرو۔

اسلامی حکومت کا ہر شخص کے لئے روٹی کپڑے کا انتظام کرنا

اسلامی حکومت نے ان احکام پر اس طرح عمل کیا کہ جب وہ اموال کی مالک ہوئی۔ تو اس نے ہر ایک شخص کی روٹی کپڑے کا انتظام کیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب نظام مکمل ہوا تو اس وقت اسلامی تعلیم کے ماتحت ہر فرد بشر کے لئے روٹی اور کپڑا مہیا کرنا حکومت کے ذمہ تھا۔ اور وہ اپنے اس فرض کو پوری ذمہ داری کے ساتھ ادا کیا کرتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس غرض کے لئے مردم شماری کا طریق جاری کیا اور رجسٹرات کھولے۔ جن میں تمام لوگوں کے ناموں کا اندراج ہوا کرتا تھا۔ یورپین مصنفین بھی تسلیم کرتے ہیں کہ پہلی مردم شماری حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کی۔ اور انہوں نے ہی رجسٹرات کا طریق جاری کیا۔ اس مردم شماری کی وجہ یہی تھی کہ ہر شخص کو روٹی کپڑا دیا جاتا تھا۔ اور حکومت کے لئے ضروری تھا کہ وہ اس بات کا علم رکھے۔ کہ کتنے لوگ ملک میں پائے جاتے ہیں۔ آج یہ کہا جاتا ہے کہ سوویٹ روشیا نے غرباء کے کھانے اور کپڑے کا انتظام کیا ہے۔ حالانکہ سب سے پہلے اس قسم کا اقتصادی نظام اسلام نے جاری کیا ہے۔ اور عملی رنگ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہر گاؤں ہر قصبہ اور ہر شہر کے لوگوں کے نام رجسٹر میں درج کئے جاتے تھے ہر شخص کی بیوی اس کے بچوں کے نام اور ان کی تعداد درج کی جاتی تھی۔ اور پھر ہر شخص کے لئے غذا کی بھی ایک حد مقرر کر دی گئی تھی تاکہ تھوڑا کھانے والے بھی گزارہ کر سکیں اور زیادہ کھانے والے بھی اپنی خواہش کے مطابق کھا سکیں تاریخوں میں ذکر آتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابتدا میں جو فیصلے فرمائے۔ ان میں دودھ پیتے بچوں کا خیال نہیں رکھا گیا تھا۔ ان کو اس وقت غلہ کی صورت میں مدد ملنی شروع ہوتی تھی جب مائیں اپنے بچوں کا دودھ چھڑا دیتی تھیں۔ ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے حالات معلوم کرنے کے لئے گشت لگا رہے تھے کہ ایک خیمہ میں سے رونے کی آواز آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں ٹھہر گئے۔ مگر بچہ تھا کہ روتا چلا جاتا تھا۔ اور ماں اسے تھپکیاں دے رہی تھی۔ تاکہ وہ سو جائے۔ جب بہت دیر ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس خیمہ کے اندر گئے اور عورت سے کہا تم بچے کو دودھ کیوں نہیں پلاتی۔ یہ کتنی دیر سے رو رہا ہے۔ اس عورت نے آپ کو

پہچانا نہیں، اس نے سمجھا کہ کوئی عام شخص ہے۔ چنانچہ اس نے جواب میں کہا کہ تمہیں معلوم نہیں عمرؓ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ دودھ پینے والے بچہ کو غذا نہ ملے سب ہم غریب ہیں۔ ہمارا گزارا تنگی سے ہوتا ہے۔ میں نے اس بچہ کا دودھ چھڑا دیا ہے۔ تاکہ بیت المال سے اس کا غلہ بھی مل سکے۔ اب اگر یہ روتا ہے تو روئے عمرؓ کی جان کو جس نے ایسا قانون بنایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی وقت واپس آئے اور راستہ میں نہایت غم سے کہتے جاتے تھے۔ کہ عمر عمر معلوم نہیں تو نے اس قانون سے کتنے غریب بچوں کا دودھ چھڑوا کر آئندہ نسل کو کمزور کر دیا ہے۔ ان سب کا گناہ اب تیرے ذمہ ہے۔ یہ کہتے ہوئے آپ سٹور میں آئے دراز کھولا اور ایک بوری آٹے کی اپنی پیٹھ پر اٹھالی کسی شخص نے کہا کہ لائیے میں اس بوری کو اٹھا لیتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں غلطی میری ہے۔ اور اب ضروری ہے کہ اس کا خمیازہ بھی میں ہی بھگتوں۔ چنانچہ وہ بوری آٹے کی انہوں نے اس عورت کو پہنچائی اور دوسرے ہی دن حکم دے دیا کہ جس دن بچہ پیدا ہو اسی دن اس کے لئے غلہ مقرر کیا جائے۔ کیونکہ اس کی ماں جو اس کو دودھ پلاتی ہے زیادہ غذا کی محتاج ہے۔

قرآن مجید کا حکم کہ ہر فرد بشر کی ضرورت کو پورا کیا جائے

اب دیکھو یہ انتظام اسلام نے شروع دن سے ہی کیا ہے۔ بلکہ قرآن کریم سے تو پتہ لگتا ہے۔ کہ اس نظام کی ابتدا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے نہیں ہوئی۔ بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے ہوئی ہے۔ چنانچہ پہلی وحی جو حضرت آدم علیہ السلام پر نازل ہوئی اس میں یہی حکم ہے کہ ہم تمہیں ایک جنت میں رکھتے ہیں۔ جس کے متعلق ہمارا یہ فیصلہ ہے کہ

اِنَّ لَکَ اَلَّا تَجُوْعَ فِیْهَا وَ لَا تَعْرٰی وَ اَنَّکَ لَا تَظْمَؤُا فِیْهَا وَ لَا تَضْحٰی (طٰہٰ ۱۱۹، ۱۲۰)

یعنی اے آدم! ہم نے تمہارے جنت میں رکھے جانے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ تم اس میں بھوکے نہیں رہو گے۔ تم اس میں ننگے نہیں رہو گے۔ تم اس میں پیاسے نہیں رہو گے۔ اور تم اس میں رہنے کی وجہ سے دھوپ میں نہیں پھرو گے۔ لوگ اس آیت سے غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے مراد اخروی جنت ہے۔ اور اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ جب انسان جنت میں جائے گا تو وہاں اس کا یہ حال ہوگا۔ حالانکہ قرآن کریم سے صاف ظاہر ہے کہ آدم اسی دنیا میں پیدا ہوئے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (البقرہ آیت ۳۱) میں دنیا میں اپنا خلیفہ مقرر کرنے والا ہوں اور دنیا میں جو شخص پیدا ہوتا ہے۔ وہ بھوکا بھی ہو سکتا ہے وہ پیاسا بھی ہو سکتا ہے وہ ننگا بھی ہو سکتا ہے۔ وہ دھوپ میں بھی پھر سکتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ دنیا میں تو پیدا ہو اور بھوک اور پیاس اور لباس اور مکان کی ضرورت اسے نہ ہو۔ اور جبکہ یہ آیت اسی دنیا کے متعلق ہے تو لازماً ہمیں اس کے کوئی اور معنے کرنے پڑیں گے اور وہ معنے یہی ہیں کہ ہم نے اپنا پہلا قانون جو دنیا میں نازل کیا اس میں ہم نے آدم سے یہ کہہ دیا تھا کہ ہم ایک ایسا قانون تمہیں دیتے ہیں کہ تجھ کو اور تیری امت کو جنت میں داخل کر دے گا۔ اور وہ قانون یہ ہے کہ ہر ایک کے کھانے پینے لباس اور مکان کا انتظام کیا جائے۔ آئندہ تم میں سے کوئی شخص بھوکا نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ یہ سوسائٹی کا کام ہونا چاہیئے کہ ہر ایک کے لئے غذا مہیا کرے۔ آئندہ تم میں سے کوئی ننگا نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ یہ سوسائٹی کا کام ہونا چاہیئے کہ ہر ایک کے لئے کپڑا مہیا کرے۔ آئندہ تم میں سے کوئی شخص پیاسا نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ یہ سوسائٹی کا کام ہونا چاہیئے کہ وہ تالابوں اور کنوؤں وغیرہ کا انتظام کرے۔ آئندہ تم میں سے کوئی شخص بغیر مکان کے نہیں رہنا چاہیئے بلکہ یہ سوسائٹی کا کام ہونا چاہیئے کہ ہر ایک کے لئے مکان مہیا کرے۔ یہ وہ پہلی وحی ہے جو دنیا میں نازل کی گئی اور یہ وہ پہلا تمدن ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعہ دنیا میں قائم کیا گیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے دنیا پر اس حقیقت کو ظاہر فرمایا کہ خدا سب کا خدا ہے۔ وہ امیروں کا بھی خدا ہے وہ غریبوں کا بھی خدا ہے۔ کمزوروں کا بھی خدا ہے اور طاقتوروں کا بھی خدا ہے وہ نہیں چاہتا کہ دنیا کا ایک طبقہ تو خوشحالی میں زندگی بسر کرے۔ اور وہ سراسر دوٹی اور کپڑے کے لئے ترستا رہے۔

یہی وہ نظام تھا جو اسلام نے اپنے زمانہ میں دوبارہ قائم کیا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ نظام جلدی مٹ گیا۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں جتنے بڑے کام ہیں ان میں بھی یہی قانون پایا جاتا ہے۔ کہ وہ کئی لہروں سے اپنی بلندی کو پہنچتے ہیں۔ ایک دفعہ دنیا میں وہ قائم ہو جاتے ہیں تو کچھ عرصہ کے بعد پرانے رسم و رواج کی وجہ سے مٹ جاتے ہیں۔ مگر دماغوں میں ان کی یاد قائم رہ جاتی ہے۔ اور ایک اچھا بیج دنیا میں بویا جاتا ہے اور ہر شریف اور منصف مزاج انسان تسلیم کرتا ہے کہ وہ چیز اچھی تھی۔ مجھے دوبارہ اس چیز کو دنیا میں واپس لانا چاہیئے۔ پس گو یہ نظام ایک دفعہ مٹ گیا۔ مگر اب اسی نظام کو دوبارہ احمدیت دنیا میں قائم کرنا چاہتی ہے۔ وہ ایک طرف حد سے زیادہ دولت کے اجتماع کو روکے گی۔ دوسری طرف غربا کی ترقی کے سامان کرے گی۔ اور تیسری طرف ہر شخص کے لئے کھانے پینے کپڑے اور مکان کا انتظام کرے گی۔

خلاصہ یہ کہ اسلام کا اقتصادی نظام مبنی ہے۔

(۱) دولت جمع کرنے کے خلاف وعظ پر

(۲) دولت حد سے زیادہ جمع کرنے کے محرکات کو روکنے پر۔

(۳) جمع شدہ دولت کو جلد سے جلد بانٹ دینے یا کم کر دینے پر۔

(۴) حکومت کے روپیہ کو غربا اور کمزوروں پر خرچ کرنے اور ان کی ضروریات کو مہیا کرنے پر اور یہی نظام حقیقی اور مکمل ہے۔ کیونکہ اس سے

(۱) اخروی زندگی کے لئے سامان بہم پہنچانے کا موقعہ ملتا ہے۔

(۲) سادہ اور مفید زندگی کی عادت پڑتی ہے۔

(۳) جبر کا اس میں دخل نہیں ہے۔

(۴) انفرادی قابلیت کو کچلا نہیں گیا۔

(۵) باوجود اس کے غربا اور کمزوروں کے آرام اور ان کی ترقی کا سامان مہیا کیا گیا ہے

(۶) اور پھر اس سے دشمنیوں کی بنیاد بھی نہیں پڑتی۔

وقف جدید کا نیا سال شروع ہو چکا ہے

وعدہ جات کے ساتھ ادائیگی کا التزام بھی فرما دیں

احباب کو علم ہے کہ وقف جدید کا تیرھواں سال اللہ تعالےٰ کے فضل سے شروع ہو چکا ہے۔ بہت سی جماعتیں اور افراد اپنے اپنے وعدہ جات بھیج رہے ہیں۔ مگر ان وعدہ جات کے ساتھ یہ صراحت نہیں کہ وہ کس صورت میں اس کی ادائیگی فرما دیں گے۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر ادائیگی کی رفتار باقاعدہ نہ ہو تو سال کے آخر میں عموماً اپنے وعدہ جات کو پورا کرنے میں کچھ دقت پیش آتی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ وعدہ کرنے والے احباب اور عہدہ داران وقف جدید ادائیگی کا شروع سے ہی اہتمام فرما دیں تاکہ سال کے آخر میں وہ اپنا بجٹ پورا کر سکیں۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کا اہم کام

قائدین مجالس خصوصی توجہ فرما دیں

ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ آئندہ ماہ کی ۱۵ تاریخ تک مرکز کو بھجوا دیں۔ لیکن مجالس نے اس اہم کام کی طرف توجہ کم دی ہے۔ ایسی مجالس جنہوں نے ابھی تک ماہ نومبر اور دسمبر کی رپورٹ نہیں بھجوائی وہ جلد بھجوائیں۔ اگر کوئی کام نہیں ہوا تو بلا جھجک لکھ دیں۔ کہ کام نہیں ہوا۔ البتہ رپورٹ ضرور بھجوائیں۔ دو ماہ کی رپورٹ ایک فارم پر بھی بھجوائی جا سکتی ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست: خاکسار بیمار ہو کر قلات سے کوئٹہ آ گیا ہے۔ جگر پر ذائع کا حملہ ہوا ہے۔ احباب میری صحت کاملہ کے لئے دعا فرما دیں۔

عبدالمجید خان پٹیل روڈ کوئٹہ

یادِ رفتگاں

سیرت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک ورق

سکول میں داخلہ

حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب کی آنکھیں بچپن میں ہی خراب ہو گئی تھیں اور یہ تکلیف جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تحریر فرمایا ہے کئی سال تک جاری رہی۔ بلکہ تذکرہ کے موجودہ ایڈیشن کے حاشیہ صفحہ ۳۳۳ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تکلیف آپ کو سات سال تک رہی۔ گویا ۱۹۰۰ء تک اس تکلیف کا سلسلہ ممتد چلا گیا۔ ان حالات میں گو مدرسہ تعلیم الاسلام کا قیام ۳ جنوری ۱۸۹۸ء سے عمل میں آ چکا تھا۔ مگر آپ کے داخلہ کا ابتدائی سال قیاساً ۱۹۰۱ء بنتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو معجزانہ رنگ میں شفا عطا فرما دی۔

ناولوں سے نفرت

اسی تعلیمی دور کا واقعہ ہے کہ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو بلا کر فرمایا کہ:۔

"جو تم میرے بیٹے ہو گے تو ناول نہیں پڑھو گے"۔

نکاح کی مبارک تقریب

۱۲ ستمبر ۱۹۰۲ء کو آپ کے نکاح کی مبارک تقریب عمل میں آئی۔ آپ کا نکاح حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری کی صاحبزادی سرور سلطانہ صاحبہ سے ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا گیا۔ خطبہ نکاح حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا اور ایجاب و قبول کے بعد کھجوریں تقسیم کی گئیں اور حاضرین مجلس کو چائے بھی پیش کی گئی۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب فرمایا کرتے تھے کہ

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا نکاح حضرت صاحب کے گھر کے اندر صحن میں ہوا تھا۔ اس موقعہ پر حضرت صاحب نے امرتسر سے اعلیٰ قسم کے چھوہارے کافی مقدار میں تقسیم کرنے کے لئے منگوائے تھے۔ جو مجلس میں کثرت سے تقسیم کئے گئے"۔

کالج چھوڑنے کا واقعہ

ابھی آپ بی۔اے میں تعلیم ہی پا رہے تھے کہ اچانک آپ نے کالج چھوڑ دیا۔ اور قادیان آ کر حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن و حدیث پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔

مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر کی روایت ہے کہ کالج چھوڑنے کی وجہ سے یہ ہوئی کہ کسی طالب علم نے اسلام یا احمدیت کے متعلق کوئی ایسا سوال کیا جس کا آپ فوری طور پر جواب نہ دے سکے اس کا آپ کی طبیعت پر ایسا اثر ہوا کہ آپ نے کالج چھوڑ دیا اور یہ فیصلہ کیا کہ "جب تک قرآن پورے طور پر نہ پڑھ لوں گا میں کالج میں نہیں آؤں گا"۔

محترمی قاضی اکمل صاحب رسالہ تشحیذ الاذہان (مارچ ۱۹۱۲ء صفحہ ۱۵۴) میں لکھتے ہیں کہ مجھے اس وقت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے فرمایا۔ کہ

"کالج تو پھر بھی مل جائے گا مگر زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ ممکن ہے کہ قرآن مجید و حدیث پڑھنے کا اور پھر وہ بھی نور الدین ایسے پاک انسان سے پھر موقعہ نہ مل سکے اسلئے میں نے یہی بہتر جانا"۔

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا درس القرآن

چنانچہ بدر میں لکھا کہ

"حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب کو ایک جماعت کے ساتھ صبح بعد نماز فجر حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک درس قرآن شریف کا دینا شروع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بیرونی اصحاب جو اس موقعہ پر آ سکتے ہیں۔ آ کر شامل ہو جائیں۔ دو رکوع روزانہ ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک درس بعد عصر اور ایک درس بعد مغرب ہوتا ہے۔ ہر سہ میں شامل ہونے سے بہت جلد قرآن شریف سارا پڑھا جا سکتا ہے"۔ (۲۷ فروری ۱۹۱۲ء صفحہ ۱۹)

نومبر ۱۹۱۲ء میں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی طبیعت ایک دن زیادہ خراب ہوئی تو آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو فرمایا کہ

"میاں کل جمعہ ہے۔ مگر تم آ جانا۔ اگر زندگی باقی ہے تو تمہیں ہفتہ کے روز قرآن ختم کرا دینے کا ارادہ ہے۔ ورنہ میرے بعد اپنے بھائی صاحب سے ختم کر لینا"۔

بی۔اے میں کامیابی

جولائی ۱۹۱۴ء میں بی۔اے کا نتیجہ نکلا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کامیاب ہو گئے۔ الفضل نے آپ کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ

"اللہ تعالیٰ مسیح محمدی کے بیٹے کو انگریزی دانی مسیح ناصری کی بگڑی ہوئی امت کی اصلاح میں مفید اور نافع الناس بنائے۔ اور آپ کا وجود باجود قمر الانبیاء ثابت ہو"۔

ایم۔اے عربی میں کامیابی

مئی ۱۹۱۶ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم اے (عربی) کا امتحان پاس کر لیا۔ درد صاحب مرحوم نے بھی آپ کے ساتھ ہی ایم۔اے کیا۔ "الفضل" نے تمام جماعت کے ہمنوا ہو کر دعا دی کہ

"اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ والا تبار کو جیسے علوم ظاہری سے پُر کیا ہے۔ ایسا ہی بلکہ اس سے بڑھ کر باطنی علوم سے بھی پُر فرمائے۔ اور آپ ہر پہلو سے قمر الانبیاء ہوں۔ (۱۱ مارچ ۱۹۱۶ء)

دینی خدمات

ایم اے کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ نے پھر اپنے مفوضہ فرائض آخری طور پر سرانجام دینے شروع کر دئے۔ آپ ان دنوں مدرسہ احمدیہ کے بھی افسر تھے اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں فقہ ہائی کو جغرافیہ بھی پڑھاتے تھے۔ اور یہ تمام بلا تنخواہ کرتے تھے۔

لائبریری کی نگرانی

دسمبر ۱۹۱۶ء میں چونکہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اپنا کتب خانہ جس میں قریباً ۵ ہزار کتابیں تھیں۔ صدر انجمن احمدیہ کو دیدیا تھا۔ اسلئے انجمن نے اس کتب خانہ کا انتظام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے سپرد کر دیا۔ اور مدرسہ احمدیہ کا ایک بڑا کمرہ اس کے لئے مخصوص کیا گیا۔

اپنے گھروں میں درس القرآن

مارچ ۱۹۲۸ء میں بحیثیت ناظر تعلیم و تربیت آپ نے اس امر کی پُرزور تحریک فرمائی۔ کہ دوستوں کو اپنے گھروں میں بھی قرآن شریف اور حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس جاری کرنا چاہیئے اور یہ درس خاندان کے بزرگ کی طرف سے دیا جانا چاہیئے۔ آپ نے تحریر فرمایا کہ

"اس درس کے لئے بہترین وقت صبح کی نماز کے بعد کا ہے۔ لیکن اگر وہ مناسب نہ ہو تو جس وقت بھی مناسب سمجھا جائے۔ اس کا انتظام کیا جائے اس درس کے موقعہ پر سب لوگ مرد۔ عورتیں۔ لڑکے لڑکیاں۔ بلکہ گھر کی خدمتگاریں بھی شریک ہوں اور بالکل عام فہم سادہ طریق پر دیا جائے اور درس کا وقت بھی پندرہ بیس منٹ سے زیادہ نہ ہو"۔

آئمہ مساجد کا احترام

۴ اپریل ۵۵ء کو آپ نے جنرل پریذیڈنٹ صاحب ربوہ اور آئمہ مساجد کو اس نقص کی طرف توجہ دلائی کہ جونہی نماز کا مقررہ وقت آتا ہے اور گھڑی کی سوئی مثلاً پونے ایک بجے یا ۱ بجے پر پہنچتی ہے۔ تو مقررہ امام کا انتظار کرنے کے بغیر بلا توقف کسی اور حاضر الوقت بزرگ کو پیش امام بنا کر نماز شروع کر دی جاتی ہے۔ یہ بات مقررہ امام کے اکرام کو کم کرنے والی اور اسکے احترام کے خلاف ہے کہ چند منٹ کے لئے بھی اس کا انتظار نہ کیا جائے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

تحریک جدید کے ذمہ کام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ مندرجہ الفضل ۴ فتح ۱۳۴۹ھش (۴ دسمبر ۱۹۶۹ء) میں فرمایا:۔

"تحریک جدید کے ذمہ یہ کام ہے کہ آج اللہ تعالےٰ نے جو یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ پھر سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا یہ مجلس اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد کرے اور ساری جماعت ان کے ساتھ شامل رہے۔ کیونکہ سارے ایک جان ہی ہیں۔ یہ کام بڑا ہی مشکل ہے۔ اس میں اندرونی رکاوٹیں بھی ہیں اور بیرونی بھی"

پھر فرمایا:۔

"قربانی آپ نے دینی ہے۔ آسمان سے فرشتوں نے آکر یہ کام نہیں کرنا"

پس حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھتے ہوئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے مولا کریم کے فضلوں کے وارث بنیں

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نصیحت

درثمین مکمل و کلام محمود ہر دو حصہ

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضرت مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زندگی بخش منظوم کلام کے یہ دونوں مجموعے حال ہی میں مکرم حافظ مبین الحق صاحب شمس (ابن محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب) نے اہتمام کے ساتھ شائع کئے ہیں۔ جماعت میں ان کی ضرورت و اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ دونوں کتابیں کچھ عرصہ سے نایاب تھیں اور احباب کو بشدت ان کی ضرورت محسوس ہوتی تھی اسلئے امید ہے کہ احباب ہاتھوں ہاتھ انہیں خریدیں گے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ نہ صرف خود انہیں زیر مطالعہ رکھیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی ان حسین اور نایاب تحفوں کی روحانی چاشنی اور حلاوت سے آشنا کرنے کی کوشش کریں تاکہ وہ بھی ان کا مطالعہ کر کے اپنے ایمان و عرفان میں ترقی کریں۔ کتابت و طباعت عمدہ۔ کاغذ سفید۔ قیمت درثمین (۱۲۰ صفحات) ڈیڑھ روپیہ۔ مجلد دو روپے۔ کلام محمود ہر دو حصہ (۲۲۴ صفحات) اڑھائی روپے مجلد تین روپے۔ ملنے کا پتہ:۔ برمکان میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب دارالرحمت وسطی۔

درخواست دعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ ان کی ضعیفی اور کمزوری میں اور پھر غریب الوطنی میں اس حادثہ کی وجہ سے میرے چھوٹے بھائی سید رفیق احمد صاحب (بیا دبتغازی) میں بہت پریشان ہیں اور والدہ صاحبہ کے اپریشن اور علاج میں مصروف ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور تمام احمدی بہن بھائیوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہماری والدہ کو اپنے فضل و کرم سے صحتیاب کر کے بخیریت اپنے وطن عزیز واپس لائے۔ آمین۔

(خاکسارہ سیدہ مبارکہ بخاری)

۲۔ خاکسار کے والد صاحب محترم عرصہ چار ماہ سے متواتر بیمار ہیں۔ کمزوری از حد ہو چکی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ملک سعید احمد ولد ملک محمد شفیع فائر وڈ مرچنٹ بدین کینٹ ضلع حیدرآباد)

۳۔ میرے لڑکے عزیزم سید ولی اللہ شاہ صاحب مورخہ ۱۲ سے بیمار ہیں۔ انہیں سانس کی تکلیف ہے۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں

(سید محمد لطیف ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال ربوہ)

انصار اللہ ـــــ توجہ فرمائیں

ہمارے انصار بھائیوں پر یہ اچھی طرح واضح ہو چکا ہے کہ تحریک جدید کے دفتر دوم کی تمام تر ذمہ داری . . . . . حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ان پر ڈالی ہے۔ جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ اخاء ۱۳۴۸ھش میں فرماتے ہیں:۔

"دفتر دوم میں حصہ لینے والوں کی اوسط فی کس صرف ۱۹ روپے بنتی ہے۔ دفتر دوم کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ ترقی کا وسیع میدان ان کے سامنے ہے"

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے انصار اللہ بھائیوں کو اپنی ذمہ داری کو کما حقہ ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ اور ان کی مساعی جمیلہ میں بہت برکت ڈالے نیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

صحت مند جسم صحت مند دماغ

علی الصبح کی جانے والی باقاعدہ سیر صحت و تندرستی اور ہی عمر کے لئے ایک مفید نسخہ ہے۔ کیوں نہ ہمارے احمدی بچے اس سے فائدہ اٹھائیں کیونکہ خدمت احمدیت اور اسلام کے لئے ان کی لمبی عمروں کی بہت ضرورت ہے ہلکی پھلکی ورزش کو بھی معمول بنائیں۔ کیونکہ صحت مند جسم میں ہی صحت مند دماغ پرورش پاتا ہے۔

(سیکرٹری صحت و ایثار۔ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت طبیب

کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ میں ایک مستند طبیب استاد کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ کسی طبیہ کالج کا مستند ہو۔ کسی طبیہ کالج میں پڑھانے کا تجربہ رکھنے والے امیدوار کو ترجیح دی جائیگی تمام درخواستیں پرنسپل صاحب کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ کے نام مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش اور دیگر اسناد کے ساتھ ۱۰/۲ تک پہنچ جانی چاہئیں۔

پرنسپل کلیۃ الطب

بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ

ضرورت منیجر

ہمیں ایک محنتی اور لائق نوجوان کی بطور منیجر ضرورت ہے جو ادویات کی پروڈکشن اور سیل کے شعبوں کے کام کی رفتار تیز کر سکے، ماہوار معاوضہ ۳۰۰ سے لے کر ۵۰۰ روپے تک حسب قابلیت و کارکردگی۔ تیز رفتار ترقی اور روشن مستقبل کے خواہاں احباب اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں اپنے مقامی امیر صاحب کی تصدیق اور سرٹیفکیٹوں کے ہمراہ ربوہ کے پتہ پر بھجوائیں۔

خاکسار۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی

انچارج کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو اس کے اندراج تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سکرٹری صاحبان مال اسیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۸۵۵

میں نواب بی بی بیوہ مکرم مرزا عبدالعزیز صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۷۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلبرگ لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ نقد رقم امانت فنڈ میں جمع ہے -/۴۳۵ روپے

۲۔ زمین ایک کنال ۱۰ مرلے محلہ ج ربوہ مالیتی -/۱۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں . . . . . .

. . . . . اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتا:۔ نواب بی بی بیوہ مکرم مرزا عبدالعزیز گلبرگ لاہور

گواہ شد:۔ خواجہ محمد اکرم صدر مجلس موصیان محمد نگر۔ لاہور۔

گواہ شد:۔ مرزا محمد امین محمد نگر لاہور

مسل نمبر ۱۹۸۵۶

میں محمد یوسف بھٹی ولد مکرم غلام رسول صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عبداللہ پور۔ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ ۷ کنال اراضی انہری واقع چک نمبر ۶۹ ج ب گھسیٹ پور ضلع لائلپور مالیتی -/۳۰۰۰

یہ زمین مبلغ دو ہزار روپیہ میں رہن رکھی ہوئی ہے ——— میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۷۵ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد یوسف ولد غلام رسول صاحب عبداللہ پور لائلپور۔

گواہ شد:۔ رشید احمد ولد حکیم محمد شفیع صاحب عبداللہ پور۔ لائل پور

گواہ شد:۔ محمد جمیل ولد صدیق صاحب عبداللہ پور۔ لائلپور۔

مسل نمبر ۱۹۸۵۷

میں میجر محمد طیب ولد مکرم خواجہ عبدالقیوم صاحب۔ قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۳۰۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد میجر محمد طیب ولد خواجہ عبدالقیوم صاحب لاہور۔

گواہ شد:۔ عباس احمد خان۔ ۵۔ ڈیوس روڈ لاہور۔ گواہ شد:۔ مشتاق احمد گلبرگ۔ لاہور۔

مسل نمبر ۱۹۸۵۸

میں حمیدہ اختر صاحبہ بنت ملک فضل الدین صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ۔ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۳۲ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامتا: حمیدہ اختر بنت ملک فضل الدین ربوہ

گواہ شد:۔ فضل الدین ولد صاحبدین ربوہ

گواہ شد:۔ خوشی محمد ولد مراد احمد ربوہ

مسل نمبر ۱۹۸۵۹

میں مجیدن بیگم بیوہ چوہدری عبدالکریم خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن ۲۰۳ پیپلز کالونی لائل پور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۰/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر وصول شدہ ... ۳۲ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۱۰ تولہ مالیتی ... ۸۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتا:۔ مجیدن بیگم بیوہ چوہدری عبدالکریم خان صاحب ۲۰۳ پیپلز کالونی لائلپور

گواہ شد:۔ احمد دین ۲۰۳ پیپلز کالونی لائلپور

گواہ شد:۔ عبدالغنی ۲۰۳/ب پیپلز کالونی لا

مرغی خانہ
کھولنے کیلئے
متواتر انڈے دینے والی
بہترین وائٹ لیگھارن نسل
کے یکروزہ چوزے
خلیل پولٹری فارم ربوہ
سے حاصل کریں ریٹ یکروزہ چوزے ۱۵۰ سینکڑہ
تین ہفتہ کی پھٹیاں -/۳۰۰ روپے سینکڑہ
تین ہفتہ کے مرغ ۸۰ روپے سینکڑہ
(مینجر)

الفضل
میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینجر)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ
خود بھی ماہنامہ پڑھیں
اور غیر احمدی دوستوں کو
بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ
صرف -/۲ دو روپے
(مینجر)

کتاب
اسلام کا اقتصادی نظام
جس میں سوشلزم کیپٹل ازم اور اسلامی نظام کا مقابلہ کر کے اسلامی نظام کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے۔ کارڈ آنے پر مفت۔ پتہ صاف لکھیں۔
محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد۔ لائل پور

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ -/۲۰ روپے فی تولہ -/۲۱۰ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود

ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس ۲۰ روپے

المنار دواخانہ ربوہ کے سالانہ تحفے!

★ معجون فلاسفہ :- حکیم سید علی احمد صاحب ترکستانی کے نسخہ کے مطابق دل - دماغ - جگر معدہ اور اعصاب کو طاقت دیتا ہے - جوڑوں کے درد کمر درد - اور کثرت پیشاب میں مفید ہے فی پاؤ چھ روپے

★ زد جام عشق - مقوی اعصاب اور طاقت کی لاجواب دوا فی کورس -/۲۰

★ حب مقوی اعصاب - فالج - لقوہ - ضعف اعصاب - ہاتھ پاؤں کا سن ہو جانا اعصابی درد - استرخاء اعضا اور وجع المفاصل میں مفید ہے -/۴ روپے روپے

★ تریاق سلیمانی :- تبخیر معدہ - بدہضمی - درد شکم اور ہیضہ کے لئے - ایک دیہہ دو چھ

★ سرمہ حمید - گرے - اشوب چشم اور ابتدائے موتیا کے لئے لاجواب سرمہ ہے - پچھتر پیسے

★ فریگرنٹ انٹی پمپل کریم - کیل - پھنسیوں اور داغ دھبوں کیلئے ۳-۰۰

★ شانتی کیپسول :- امراض نسواں کے لئے - لٹریچر خط لکھکر طلب کریں ۵۰-۰

حقیقی مرغوں اور دیسی کا صاف

سالانہ میلہ اسپاں و مویشیاں سرگودھا

عظیم الشان میلہ مویشیاں

۲۲ فروری لغایت ۲۸ فروری ۱۹۷۰ء

اس میلہ کے پروگرام میں حسب معمول نیزہ بازی، پڑ گودڑی، کبڈی، کتا دوڑ، لڑائی ریچھ و کتے کی لڑائی، مقابلہ ہل نشانہ بازی مصنوعی کبوتر، ڈانگل شوٹنگ، پی ٹی شو، بینڈ شو اور گھوڑا ناچ جیسی دلچسپ اور مقبول عام کھیلوں کے علاوہ زرعی اور صنعتی نمائش پھولوں کی نمائش اور انٹر یونین کونسل ٹورنامنٹ وغیرہ کا اعلیٰ وسیع پیمانہ پر انتظام کیا گیا ہے۔ جس سے خاص و عام یکساں طور پر محظوظ ہونگے۔

اس میلہ کی افادیت اظہر من الشمس ہے جس کے مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

★ مویشیوں کی خرید و فروخت کا سنہری موقعہ

★ زمینداران و زراعت پیشہ افراد کو موجودہ دور کے زرعی تجربات و فنی امور سے واقفیت بہم پہنچانا

★ کھلاڑیوں کے لئے اپنے جوہر دکھانے کا نادر موقعہ

★ ملک کی روز افزوں صنعتی ترقی سے عوام کی روشناسی

★ ہر مزاج کے لوگوں کے لئے ہر قسم کی تفریحات و مشاغل

★ عوام کو سال بھر میں ایک دفعہ باہمی میل جول اور رفاقت کا موقعہ بہم پہنچانا

سرگودھا میں اپنی نوعیت کا شاندار اور بے مثال میلہ

اس میلہ میں ہر خاص و عام کی شرکت ہمارے لئے باعث مسرت ہوگی۔ میلہ گراؤنڈ میں ٹھیکہ گیٹ میلہ سٹیڈیم و نمائشی وسیلہ فیس مورخہ ۱۰ فروری اور پلاٹ تھیٹر و سرکس اور دکانیں وغیرہ ۱۱ و ۱۲ فروری ۱۹۷۰ء صبح ۱۰ بجے نیلام کی جائیں گی بازار سرکس تھیٹر وغیرہ میلہ سٹیڈیم کے باہر شمالی جانب کھلی جگہ پر لگائے جائیں گے - بیوپاریوں کو چھوارا ربان مہیا کی جائیں گی۔

المشتہر

کیپٹن جمشید برکی ایس۔ پی ڈپٹی کمشنر و چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل سرگودھا

۷(۱۶)-۱۱۵ ۲/۷۰

اعلان نکاح

میرے چھوٹے بھائی رشید احمد صاحب ابن سلطان احمد صاحب مرحوم کا نکاح مجیدہ بنت عبدالحق صاحب فیکٹری ایریا ربوہ سے مبلغ -/۲۵۰۰ روپے حق مہر پر مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۷۰ء بعد نماز مغرب مولوی غلام باری صاحب سیف نے احمد مسجد فیکٹری ایریا ربوہ میں پڑھایا۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ خداوند کریم طرفین کے لئے یہ رشتہ بابرکت کرے۔ آمین۔

سردار احمد
(پبلسٹی آفیسر پاکستان نیوی)

بعدالت جناب چوہدری فیض احمد اسلم صاحب پی سی ایس ایڈمنسٹریٹو سول جج با اختیارات ریونیو کنٹرولر لائلپور

درخواست جانشینی ۱۴۲/۸ بابت ۱۹۶۰ء

غلام محمد ولد نظام دین قوم شیخ سکنہ چک ۲۶۹ گ ب تحصیل سمندری ضلع لائلپور (سائل)

بنام

محمد قاسم ولد محمد ذکریا (۲) عبدالرزاق ولد محمد کریم اقوام شیخ ساکنان چک ۲۶۹ گ ب تحصیل سمندری ضلع لائلپور

درخواست بغرض حصول سرٹیفکیٹ جانشینی برائے حصول کرنے مبلغ ۱۲۰۹/۸۵ روپے بابت ترکہ مسماۃ مریم بی بی بیوہ نظام دین قوم شیخ سکنہ چک ۲۶۹ گ ب تحصیل سمندری ضلع لائلپور

اشتہار بنام عوام الناس

ہرگاہ سائل نے درخواست برائے حصول سرٹیفکیٹ جانشینی مورخہ ۱۹/۱۱ کو عدالت ہذا میں دائر کی ہے لہٰذا عوام الناس و عام کو بذریعہ اشتہار اخبار مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی کو کوئی عذر بابت درخواست مذکور ہو تو مورخہ ۲۳/۱۲ کو ۹ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا آکر پیش کرے ورنہ یکطرفہ کارروائی عمل میں آویگی اور سائل کو سرٹیفکیٹ جانشینی دے دیا جائیگا

۲۰/۷

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

مجرب دوائیں

★ کمزور بچوں کیلئے - شفائے بی ٹانک ۲/۵۰

★ بواسیر کیلئے - نیو پائلز کورس -/۸

★ طاقت کیلئے - سپیشل ڈراپس -/۶

★ شفائے اچھارہ

جانوروں کے اچھارہ کی مجرب دوا فی پیکٹ -/۷۵

درجن ۶ دو درجن پر خرچ ڈاک کی رعایت

شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

لائلپور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا سوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ - سیٹ بستر، فرشی دریاں، کھیس، تولیے، جائے نماز تھوک و پرچون مل سکتے ہیں

وسیم ٹیلرز ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر ایس پی بازار لائلپور

تبلیغی و عملی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں

قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔

سالانہ چندہ صرف -/۶ روپے (مینیجر)

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔

(مینیجر)

تبخیر معدہ پریشانی خوف وہم کی کامیاب علاج گاہ، ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۱ - گول کچہری بازار لائلپور

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۸ صلح تا ۳ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش

۱۔ گزشتہ ہفتہ کے اوائل میں تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی لیکن بعد میں شدید سردی کی وجہ سے طبیعت ناساز ہو گئی۔ اسی لئے حضور ۳۰ ماہ صلح کو نماز جمعہ پڑھانے تشریف نہ لا سکے اور نماز جمعہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ تین روز بعد حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہو گئی۔ حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ہفتہ کے دوران اچھی رہی۔ احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ ربوہ — گہرے رنج و الم اور حزن و ملال کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت سیدہ ام مظفر سرور سلطان صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یکم تبلیغ ۱۳۴۹ ہجری شمسی مطابق یکم فروری ۱۹۷۰ء بروز اتوار ساڑھے چھ بجے صبح بعمر تقریباً ۷۷ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی روز بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی اور بیرونی احباب ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد جنازہ حضرت بہشتی مقبرہ جا کر مرحومہ کے جسد اطہر کو حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مبارک والی چار دیواری کے اندر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جنہیں حضور علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا شرف حاصل تھا) کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت سیدہ مرحومہ بہت تقویٰ شعار، باوقار اور سلسلہ کے ساتھ خاص اخلاص رکھنے والی نہایت درد مند خاتون تھیں۔ آپ کے جملہ اوصاف حمیدہ میں غربا پروری کا وصف خاص طور پر نمایاں تھا۔ آپ نے بہت سے غربا کی پرورش کی اور علی الخصوص اپنے خادموں کے ساتھ ہمیشہ ہی خاص محبت و شفقت کا سلوک روا رکھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں عطا فرمائیں ان میں سے دو فرزند چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ پانچ فرزند (یعنی محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ڈپٹی چیئرمین منصوبہ بندی کمیشن، محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ ڈاکٹر کرنل مرزا مبشر احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ) نیز چار صاحبزادیاں (یعنی محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ السلام صاحبہ بیگم محترم جناب مرزا رشید احمد صاحب، محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الحمید صاحبہ بیگم محترم نوابزادہ محمد احمد خان صاحب، محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ المجید صاحبہ بیگم محترم بریگیڈیر وقیع الزمان صاحب اور محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ اللطیف صاحبہ بیگم محترم ونگ کمانڈر سید محمد احمد صاحب جنرل منیجر شیدان انٹرنیشنل) بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے اور حضرت سیدہ مرحومہ کی وفات سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت میں جو خلا واقع ہوا ہے اسے آپ اپنے فضل سے پُر فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

۳۔ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس مورخہ ۲۸ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۸ فروری ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

اس اجلاس میں تین اہم مضامین (۱) اسلام میں اجتہاد اور اس کے شرائط (۲) اسلام کے دور اول میں منافقین کے فتنے (از روئے قرآن مجید) (۳) کلینیا کی طالعت کا نسخہ (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام) پر علی الترتیب مکرم ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ، مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی، اور مکرم میر محمود احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ اپنے تحقیقی مقالہ جات بصورت تقریر پیش فرمائیں گے۔

بیرونی سولہ جماعتیں بھی اپنے ہاں انہی عنوانات پر اجلاس منعقد کر کے مرکز میں رپورٹیں ارسال کریں۔

۴۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل احباب کرام کو مجلس وقف جدید کے ممبران برائے سال رواں مقرر فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجلس مذکور کو بیش از بیش خدمات دینیہ سرانجام دینے کی توفیق بخشے آمین:۔

۱۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور صدر مجلس
۲۔ ” مولانا ابو العطاء صاحب فاضل
۳۔ ” مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب فاضل
۴۔ ” ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ
۵ ” مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ
۶۔ ” میاں عبد السمیع صاحب نون ایڈووکیٹ سرگودھا
۷۔ ” صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید۔
۸۔ ” چوہدری عبد السلام صاحب اختر ایم اے ناظم مال وقف جدید۔

۵۔ اللہ تعالیٰ مکرم سید جواد علی صاحب مبلغ امریکہ مقیم واشنگٹن کو بروز بدھ ۲۱ جنوری ۱۹۷۰ء فرزند عطا فرمایا ہے نومولود مکرم سید سمیع اللہ شاہ صاحب کا پوتا اور مکرم سید محمد لطیف صاحب سابق انسپکٹر بیت المال کا نواسہ ہے۔ احباب کرام نومولود کی درازی عمر اور نیک مستقبل کے لئے دعا فرمائیں۔

تعلیم الاسلام کالج کا گیارہواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ ۲۹، ۳۰، ۳۱ جنوری کو روایتی شان کے ساتھ منعقد ہوا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح پہلے سے قائم شدہ مستحسن روایت کے مطابق دسویں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کی چیمپئن ٹیم پاکستان ویسٹرن ریلوے کے کپتان سید جاوید حسین نے کیا۔ امسال ۲۷ ٹیموں نے شرکت کی (کلب سیکشن میں ۱۴، کالج سیکشن میں ۶، سکول سیکشن میں ۳، بڈی سیکشن میں ۴)۔

اس ٹورنامنٹ میں تین دن کے دوران درجنوں میچ کھیلے گئے۔ کلب سیکشن میں چیمپئن شپ کا اعزاز پاکستان ویسٹرن ریلوے کے حصہ میں آیا۔ اور برادرز کلب لاہور رنر اپ رہا۔ کالج سیکشن میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے میونسپل کالج لائلپور کو ہرا کر چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کیا۔ اسیطرح سکول سیکشن میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی ٹیم فائنل میں سی ٹی آئی سیالکوٹ کی ٹیم کو شکست دے کر چیمپئن قرار پائی۔ فائنل مقابلوں کے اختتام پر ۳۱ جنوری کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اور انہیں ایک مختصر خطاب سے نوازا۔

ہفتہ وصولی مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ

چونکہ نئے سال کی پہلی سہ ماہی ختم ہو گئی ہے لہٰذا تمام منتظمین اطفال ربوہ سے گذارش ہے کہ چندہ مجلس اور چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی کے لئے یکم تا سات تبلیغ "ہفتہ وصولی" منا کر گزشتہ کمی کو پورا فرمائیں۔ گذشتہ سہ ماہی کا بجٹ مع سالانہ اجتماع پورا کرنے والی مجالس انعام کی حقدار ہوں گی۔ (سیکرٹری مال مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

میری خالہ صاحبہ کو پاگلے کتے نے کاٹ لیا ہے۔ اور ٹانگ پر شدید زخم آئے ہیں علاج ہو رہا ہے۔ احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک عبد الباری محمود رحمت بازار ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴